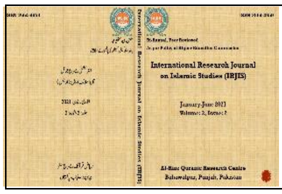

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: “Al-Riaz Quranic Research Centre” Bahawalpur

محبت کا سہ رخی نظریہ اور اسلامی تعلیمات: ایک تجزیاتی مطالعہ

Triangular Theory of Love and Islamic Teachings: An Analytical Study

1. Sumaila Kausar,
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: shumailabwp@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0002-9488-7556

2. Shahr Bano,
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: shahr.bano@yahoo.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-8078-1382

To cite this article: Sumaila Kausar and Shahr Bano. 2023. “محبت کا سہ رخی نظریہ اور اسلامی تعلیمات: ایک تجزیاتی مطالعہ: Triangular Theory of Love and Islamic Teachings: An Analytical Study”. International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 5 (Issue 1), 62-77.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 5 || January - June 2023 || P. 62-77
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-5-1-6/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.05.01.u6
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 June 2023

License: This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Allah Ta'ala has bestowed upon man the title of the best creation and has granted him superiority over all other creatures through knowledge. Upon entering the world, man laid the foundation of numerous sciences, including anthropology, sociology, and psychology, which focus on studying humanity and human society. Psychology, in particular, explores human relationships from various perspectives, with social psychology being a sub-branch that specifically examines the influence of society on individuals. It delves into questions about how individuals perceive and think while being part of a social framework. Social psychology has put forth several theories based on different attitudes and behaviors of individuals within a social context, providing valuable insights into their thoughts, emotions, and character. Islam, a religion in harmony with nature, aligns its psychological principles and laws with human psychology, as Allah Almighty, in His profound knowledge, is well aware of the Creator's

creations. Hence, this research aims to critically analyze one of the pivotal theories in social psychology, the "Triangular Theory of Love," in the light of the Qur'an and Sunnah. The aim is to determine whether this theory contradicts the concrete and comprehensive principles and laws revealed by the Creator or if it is supported by the guiding principles found in the Qur'an and Sunnah. Furthermore, the research seeks to explore to what extent the practical and legitimate aspects of this theory proposed by the American researcher can be integrated to benefit the global Islamic society. The goal is to guide the development of this crucial domain of human psychology, love, under the principles of Sharia. The research will adopt an analytical and narrative approach to achieve these objectives.

Keywords: Triangular Theory of Love, Quran, Sunnah, Psychology, Legitimate

1. تمہید:

علم نفسیات ایک طبعی اور تجرباتی سائنس ہے جس کا تعلق ہماری ذہنی کیفیات واحساسات اور خارجی کردار سے ہے۔ چونکہ یہ ہمارے ذہن و کردار کا جیسا کہ وہ فی الواقع ہیں اسی طرح مشاہدہ کرتی ہے اس لیے طبعی کہلاتی ہے۔ جبکہ جملہ حقائق کے مشاہدے کی بنیاد پر ہم اسے تجرباتی سائنس قرار دیتے ہیں۔ اسی لیے علم نفسیات کی اساس انسان حیوانات معمولی وغیر معمولی شخصیات کے کردار کے مطالعہ پر رکھی گئی ہے۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ علمِ نفسیات کو مختلف اقسام میں تقسیم کر دیا گیا۔ معاشرتی نفسیات، علمِ نفسیات کی ایک اہم ترین شاخ ہے۔ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل برسوں میں چند ماہرین نفسیات کی تحقیقات کا نقطۂ نظر یہی رہا کہ ایک فرد جب تنہا ہوتا ہے تو اس کی سوچ اور عمل کا انداز کچھ اور ہوتا ہے، اور جب وہ خاندان یا دوستوں کے گروہ میں شامل ہو تو کسی اور انداز میں سوچتا اور عمل کرتا ہے۔ یعنی اجتماعیت میں آکر فرد کے احساسات وجذبات اور کردار تبدیل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات تنہائی اور اجتماعیت میں پیدا ہونے والی اس تبدیلی کو بہت واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس سے ماہرین نفسیات نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ فرد کی نفسیات پر کسی گروہ کی موجودگی یا غیر موجودگی کا بہت گہرا اور واضح اثر مرتب ہوتا ہے۔ انہی نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے نفسیات دانوں نے انسانی گروہ کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ اور اس امر کا جائزہ لینا شروع کیا کہ ایک فرد جب تنہائی سے گروہ میں جاتا ہے تو کن محرکات کے تحت مختلف انداز میں سوچتا، محسوس کرتا اور عمل کرتا ہے۔ اس طرح ایک فرد پر گروہ کی موجودگی کے اثرات کا مطالعہ معاشرتی نفسیات کی ابتداء تھی۔

دیگر سائنسی علوم کی طرح معاشرتی نفسیات دانوں نے بھی اپنے موضوع سے متعلق انسانی معاشرتی کردار کا تجزیہ کرتے ہوئے مختلف نظریات پیش کیے ہیں۔ یہ نظریات ان کو ان کے مشاہدات کی تشریح و توضیح سے متعلق رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کی معاشرتی تناظر میں وضاحت کرتے ہیں۔ یہ تمام نظریات انسان کے معاشرتی کردار کی تشریح اپنے اپنے زاویہ نگاہ سے کرتے ہیں۔ کوئی ایک نظریہ مکمل طور پر انسان کے معاشرتی کردار کی تشریح و توضیح نہیں کرتا، بلکہ معاشرتی نفسیات دان ان تمام نظریات کو بروئے کار لا کر انسان کے معاشرتی کردار کی تفصیلی تشریحات سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

"محبت کا سہ رخی نظریہ" معاشرتی نفسیات کے اہم ترین نظریات میں سے ایک ہے۔ یہ انسان کے اندر پائے جانے والے بنیادی جذبات میں سے ایک "جذبۂ محبت" پر بحث کرتا ہے۔ بہت سے ماہرین نفسیات نے محبت پر تحقیق کی ہے، اس تحقیق کی روشنی میں محبت کو زیادہ بہتر طریقے سے

سمجھا جا سکتا ہے، کسی کو متاثر کیا جا سکتا ہے اور اپنے تعلق میں مطابقت قائم رکھی جا سکتی ہے۔ایسی ایک تحقیق 1980ء میں ایک امریکن ماہر نفسیات رابرٹ سٹین برگ (Robert Stenberg) نے کی۔

2. سٹین برگ کا نظریہ

سٹین برگ نے تحقیق کے بعد جو نظریہ پیش کیا وہ Triangular Theory of Love کے نام سے معروف ہے۔اس کے مطابق محبت کے تین اجزاء ہیں،اس نظریہ کے مطابق لوگ ایک دوسرے سے اس حد تک محبت کرتے ہیں کی یہ تینوں اجزاء ان کے رویوں سے عیاں ہونے لگتے ہیں اور ان اجزاء کے مختلف امتزاج سے محبت کی مختلف صورتیں یا خصوصیات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ محبت کے یہ تینوں اجزاء فطرتاً ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

أ. محبت کا پہلا جزء (intimacy)

محبت کا پہلا جزء (intimacy) قربت یا دوستی ہے۔اس کے تحت ذہنی مطابقت، جذباتی ربط، دو ساتھیوں میں گہرا قریبی تعلق، ایک دوسرے کی دیکھ بھال کا احساس، ایک دوسرے سے اپنی باتوں کا تبادلہ کرنا، ایک دوسرے کے بارے میں سب کچھ جاننا اور باہمی اعتماد جیسی خصوصیات شامل ہیں۔یہ قریبی ساتھی ایک دوسرے کے اچھے دوست ہوتے ہیں اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں، دوستی بنیادی طور پر ایک فطری جذبہ ہے۔

ب. محبت کا دوسرا اجزء، مباشرت (Passion) یا فریفتگی (Infatuated Love)

محبت کی دوسری قسم کو سٹین برگ نے فریفتگی (Infatuated Love) کے نام سے موسوم کیا ہے۔اس قسم کی محبت میں صرف شہوت ہوتی ہے۔ قربت اور معاہدہ نہیں ہوتا۔ایسی محبت اکثر نوعمر اور ناسمجھ لڑکے لڑکیوں میں ہوتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے میں جسمانی کشش محسوس کرتے ہیں اور بعض جنسی تعلق بھی قائم کر لیتے ہیں لیکن ایک دوسرے کے بارے میں سرسری معلومات رکھتے ہیں، ہر بات دوسرے کو نہیں بتاتے، کوئی دلی وابستگی نہیں ہوتی نہ ہی شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر صحیح وقت پر اس محبت میں قربت اور وابستگی پیدا نہ ہو تو ایسی محبت جلد ہی ہوا ہو جاتی ہے۔ محبت کا یہ دوسرا اجزء، مباشرت (Passion) جسمانی کشش اور جنسی تعلق کے نام سے بھی عبارت ہے۔اس کے ضمن میں جنسی تعلق کی شدید خواہش، ساتھی کی ضرورت، ساتھی کو دیکھنے یا سوچنے پر خوشی محسوس کرنا اور اس سے علیحدہ ہونے پر پریشانی یا ذہنی دباؤ کا شکار ہونا جیسی خصوصیات شامل ہیں۔ دونوں ساتھی ایک دوسرے کی موجودگی کے اس قدر خواہاں ہوتے ہیں جس طرح نشے کے عادی نشے کے خواہاں ہوتے ہیں۔

ج. محبت کا تیسرا اجزء معاہدہ (Commitment)

محبت کی تیسری قسم اس نظریے کے مطابق کھوکھلی محبت (Empty Love) کہلاتی ہے۔اس قسم کی محبت میں نہ تو قربت ہوتی ہے اور نہ ہی شہوت، صرف معاہدہ ہوتا ہے۔ اکثر اوقات شروع میں محبت ہوتی ہے، قربت اور شہوت بھی ہوتی ہے، لیکن کچھ عرصے بعد دونوں اکتا جاتے ہیں، یا لڑ پڑتے ہیں، تو دونوں اپنی بات دوسرے فریق کو نہیں بتاتے، پھر دونوں کے درمیان شہوت کا تعلق بھی ختم ہو جاتا ہے، اور دونوں کے مابین صرف معاہدہ ہی باقی بچ جاتا ہے۔ دونوں اس رشتے کو یا تو جھیلتے ہیں یا بہت جلد رشتہ ٹوٹنے کی نوبت آجاتی ہے۔ یہ محبت کی بہت تکلیف دہ صورت ہوتی ہے۔ محبت کے اس جز کی مزید دو اقسام ہیں۔

ا: مختصر المیعاد معاہدہ (Short term commitment)

ب: طویل المیعاد معاہدہ (Long term commitment)

مختصر المیعاد معاہدے میں دونوں ساتھی محبت کرتے ہیں اور شادی کرنے کا سوچتے ہیں جبکہ طویل المیعاد معاہدے میں اس محبت کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لیے شادی کر لیتے ہیں۔ محبت کا یہ مقام تعلق کی مستقل مزاجی سے عبارت ہے۔ اس کا موقف یہ ہے کہ ایک ساتھی مشکل ترین حالات کے باوجود اپنے ساتھی کے ساتھ ہی رہے گا، اسی اعتماد کے ساتھ اس رشتے کا صحیح ہونا ضروری ہے۔ سٹین برگ کی تحقیق کے یہ تینوں اجزاء چونکہ آپس میں مربوط ہیں اس لیے اس نے انہیں مثلث (Triangle) کی صورت میں بیان کیا ہے۔ اس کے مطابق جب یہ تینوں اجزاء آپس میں مختلف طریقوں سے اکٹھے ہوتے ہیں تو محبت کی سات اقسام وجود میں آتی ہیں۔ پہلی قسم دوستی (Friendship) اس قسم کی محبت میں صرف Intimacy ہوتی ہے، Passion اور Commitment موجود نہیں ہوتا۔ اس محبت میں دونوں ساتھی گہرا جذباتی تعلق اور مضبوط بندھن محسوس کرتے ہیں۔ وہ اپنی ہر بات ایک دوسرے کو بتاتے ہیں۔ اس کی مثال دوستی ہے جیسے ایک لڑکا اپنے دوست کی ہر بات جانتا ہو لیکن دونوں میں جسمانی تعلق یا رومانوی کشش موجود نہیں ہوتی۔ سٹین برگ کے مطابق دوستی اگر لڑکے اور لڑکی کے درمیان ہو تو ہو سکتا ہے کہ آگے چل کر اس میں Passion اور پھر Commitment بھی آجائے اور یہ ایک مضبوط تعلق میں تبدیل ہو جائے۔

3. اسلام کا نظریہ محبت:

اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو محبت کے اس سہ رخی نظریے میں سب سے پہلی چیز دوستی ہے۔ یعنی دو افراد کی آپس میں ذہنی مطابقت اور بے تکلفی ہونا، ایک دوسرے کا خیال رکھنا، ایک دوسرے سے زندگی کے تمام پہلوؤں پر کھل کر گفتگو کرنا، ایک دوسرے کی پسند و ناپسند سے واقف ہونا اور اپنی زندگی کے راز بہت آرام سے ایک دوسرے کے سامنے بیان کر دینا اور اپنی ہر چھوٹی بڑی بات سے اپنے دوست کو آگاہ رکھنا۔ یہ دوستی کا رشتہ اگر دو عورتوں یا دو مردوں کے درمیان ہو اور اخلاقی حدود کا پابند ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ انسان تنہائی میں گھبراہٹ کا شکار ہو سکتا ہے اس لیے وقت کو خوشگوار بنانے کے لیے اسے ایک ایسے ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے جس سے وہ دل کی باتیں کہہ سکے اور یہ ایک فطری ضرورت ہے۔ ہمارا دین اسلام بھی ہمیں اچھے اور نیک دوست بنانے کی ترغیب دلاتا ہے۔ کیونکہ اچھے یا برے دوست کی دوستی کے انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسی لیے رسول اسلام حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے"

ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے اچھے اور برے دوست کو ایک مثال سے سمجھاتے ہوئے فرمایا:

"نیک اور صالح ساتھی کی مثال کستوری والے کی مانند ہے اگر تجھے اس سے نہ بھی ملی تو اس کی خوشبو تو (ضرور) پہنچے گی اور برے ساتھی کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے، اگر تجھے اس کی کالک نہ لگی تو دھواں ضرور آئے گا"۔[2]

اس لیے دوست بناتے وقت بنیادی ترجیح اچھے اور نیک سیرت دوست کا انتخاب ہونی چاہیئے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ عموماً انسان ایسے لوگوں سے دوستی کا خواہشمند ہوتا ہے جن کی ظاہری خوبصورت و نفیس شخصیت سے وہ مرعوب ہو جاتا ہے۔ یا ایسے افراد جو مالی لحاظ سے مستحکم ہوں ان کی دوستی پر فخر کرتا ہے۔ حالانکہ ہمارے نبی مکرم ﷺ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے کہ دوستی کرنے کے لیے ہماری ترجیح نیک، صالح اور قرآن و سنت

1 Abu Dawood, Al Imam, Al Sunan, (Maktabah Dar ul Islam, Al Riadh) Vol 02, Pg# 660, Hadith:4833
2 Abu Dawood, Al Sunan, Vol 02, Pg# 660, Hadith:4829

کے احکامات پر عمل پیرا افراد ہونی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ نیکی، تقوی اور پرہیز گاری کی یہ تمام خوبیاں جو ہم دوست بناتے وقت دوسروں میں تلاش کریں تو ہمیں سب سے پہلے خود اپنے اندر بھی ان صفات کو پیدا کرنے کی فکر کرنا چاہیئے تاکہ ہماری ذات سے بھی دوسروں کو بھی وہی ثمرات حاصل ہوں جن کی توقع ہم اپنے دوستوں سے کرتے ہیں۔ دوستی کا مرکز و محور فرمان الہی کے مطابق نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت ہونا چاہیئے۔ کوشش رہے کہ دوست کی صحبت کبھی بھی اللہ کی محبت پر غالب نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق روز قیامت جن سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایے میں جگہ دے گا ان میں ان دو لوگوں کا بھی ذکر ہے جو اللہ کے لیے آپس میں دوستی اور محبت کریں، ان کا آپس میں جمع ہونا اور جدا ہونا اللہ کے لیے ہو۔[3]

لہذا اللہ کی رضا کی خاطر نیک طرز عمل اختیار کرتے ہوئے مردوں کا مردوں اور عورتوں کا عورتوں سے دوستی کرنا جائز ہے۔ اس کے برعکس نامحرم مرد و عورت کا تعلق اسلام میں ممنوع ہے۔ بغیر نکاح کے لڑکے لڑکیوں کا دوستی کرنے کا کوئی تصور اسلام میں موجود نہیں۔ دوستی تو دور کی بات اگر ایک دوسرے پر نظر بھی پڑ جائے تو نگاہیں نیچی کرنے کا حکم ہے۔ اور اگر کبھی ضرورت کے تحت بات کرنی پڑ بھی جائے تو عورتوں کو حجاب میں رہتے ہوئے اور نرم لہجہ اختیار کیے بغیر بات کرنے کی اجازت ہے۔

يَانِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا[4]

اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کیا کرو کہ دل کی خرابی کا مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔

درج بالا آیات میں اگرچہ خطاب ازواج مطہرات سے ہے لیکن ان کے ذریعے سے تا قیامت آنے والی تمام مؤمن عورتوں کو مخالطب کیا گیا ہے جیسا کہ بیان القرآن میں ڈاکٹر اسرار احمد نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"مرد ہونے کی حیثیت سے آپ ﷺ کی زندگی میں عورتوں اور عورتوں کے نسوانی معاملات کے لیے تو مکمل نمونہ دستیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لیے عورتوں کی راہنمائی کے لیے ضروری تھا کہ کسی عورت کے کردار کو بطور نمونہ پیش کیا جاتا۔ چنانچہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کو خصوصی طور پر مخاطب کر کے گویا ان کے کردار کو دنیا بھر کی عورتوں کے لیے اسوہ بنانا مقصود ہے"۔[5]

آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرمایا:

"ان آیات کے نزول کے وقت عربوں کے رواج کے مطابق غیر مرد ایک دوسرے کے گھروں میں بے دھڑک آتے جاتے تھے اور گھر کی عورتوں سے بلا روک ٹوک گفتگو بھی کرتے تھے۔
چنانچہ اس سلسلے میں پہلی ہدایت یہ دی گئی کہ اگر کسی مرد سے تمہیں براہ راست کبھی کوئی بات کرنی پڑے تو تقوی کا تقاضا یہ ہے کہ تمہاری آواز میں کسی قسم کی نزاکت، نرمی یا چاشنی کا شائبہ تک نہ ہو۔۔۔ کیونکہ مخاطب خاتون کی آواز میں نرمی اور لوچ محسوس کر کے گندی ذہنیت کے حامل کسی شخص کے دل میں کوئی منفی آرزو پیدا ہو سکتی ہے اور وہ بات آگے بڑھانے کی کوشش کا سوچ سکتا

3 Imam Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Sahih Al Bukhari (Maktabah Dar ul Islam, Al Riadh), Hadith:1423
4 Al-Quran, Surat ul Ahzaab, 33:32
5 Asrar Ahmed, Biyan ul Quran (Haidri Press Lahore, 2021), Vol 06, Pg# 30

ہے۔اس لیے انداز گفتگو میں نہ نرمی ونزاکت کی جھلک ہو اور نہ ہی ترشی و تلخی کا رنگ، بس معقول اور معروف انداز میں صرف ضرورت کی بات چیت ہونی چاہیے۔"[6]

یعنی آیت مبارکہ میں تعلیم دی گئی کہ ضرورت کے تحت اگر بات کرنا ہی ہو تو کسی قسم کی نرمی کا شائبہ تک نہ ہو کیونکہ مرد کی فطرت ہے کہ عورت ذرا سی بھی لچک دکھائے تو اس کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے۔اسی ضمن میں متعدد احادیث مبارکہ بھی موجود ہیں جن میں نبی کریم ﷺ نے مردوں کو تنہائی میں نامحرم عورتوں کے قریب جانے سے منع فرمایا ہے۔جیسا کہ حضرت جابر سے روایت ہے کہ:

عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ ، قُلْنَا: وَمِنْكَ، قَالَ: وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ، فَأَسْلَمُ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وسَمِعْت عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ، يَقُولُ: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ، فَأَسْلَمُ، يَعْنِي أَسْلَمُ أَنَا مِنْهُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَالشَّيْطَانُ لَا يُسْلِمُ، وَلَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ، وَالْمُغِيبَةُ الْمَرْأَةُ الَّتِي يَكُونُ زَوْجُهَا غَائِبًا، وَالْمُغِيبَاتُ: جَمَاعَةُ الْمُغِيبَةِ[7].

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایسی عورتوں کے گھروں میں داخل نہ ہو، جن کے شوہر گھروں پر نہ ہوں، اس لیے کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے اندر ایسے ہی دوڑتا ہے جیسے خون جسم میں دوڑتا ہے“، ہم نے عرض کیا: آپ ﷺ کے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:”ہاں میرے بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد کی ہے، اس لیے میں (اس کے شر سے) محفوظ رہتا ہوں۔

اسلام کی رو سے لڑکے اور لڑکیوں کا اپنے والدین کے علم میں لائے بغیر چھپ چھپ کر میل ملاقاتیں کرنا اور دوستانہ تعلقات استوار کرنا حرام ہے، کیونکہ نامحرم سے دوستی زنا کا راستہ کھولتی ہے۔اور زنا ایک ایسی سنگین بیماری ہے جو کسی بھی معاشرے کی اخلاقی بنیادوں کو تباہ وبرباد کر دینے کی بنیادی وجہ ہے۔

محبت کے سہ رخی نظریے کا دوسرا اہم جزPassion ہے۔یہاں اس سے مراد جذبہ شہوت کی تسکین ہے یعنی ظاہری شخصیت اور حسن وجمال کو دیکھ کر ایک دوسرے پر فریفتہ ہو جانا۔اس جز کے تحت دونوں افراد ایک دوسرے کے ساتھ جسمانی تعلق قائم کرنے کے لیے پرجوش ہو جاتے ہیں، ان کے اندر جنسی خواہشات کو پورا کرنے کی شدید خواہش پیدا ہو جاتی ہے، اور پھر نشے کے عادی افراد کی طرح یہ دونوں فریقین ایک دوسرے سے جسمانی تعلق قائم کرکے اپنی لامحدود جنسی خواہشات کی تسکین کرتے ہیں۔سٹین برگ نے اپنے اس نظریے میں محبت کے جس جزء کوPassion کا نام دیا ہے، دین اسلام میں اسی کے لیے زنا کی اصطلاح رائج ہے۔جو کہ بالکل حرام ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰٓ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا[8]

اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو، بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے اور برا راستہ ہے۔

درج بالا آیت مبارکہ میں زنا کے قریب بھی جانے سے منع فرمایا گیا، جس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمام امور اور طریقہ کار جو زنا کے آس پاس بھی پہنچانے والے ہوں ان سے بھی اجتناب کیا جائے۔یہ اس قدر معیوب فعل ہے کہ اس کے ارتکاب کے وقت زانی ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

---

6 Asrar Ahmed, Biyan ul Quran, Vol 06, Pg# 33
7 Tirmidi, Muhammad Bin Eisa, Al Jami (Daar ul Arab,1996), Pg# 462 Hadith:1172
8 Al-Quran, Surat Bani Israeel, 17:32

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ[9]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بھی زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا، جب بھی کوئی شراب پینے والا شراب پیتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا، جب بھی کوئی چوری کرنے والا چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں رہتا، جب بھی کوئی لوٹنے والا لوٹتا ہے کہ لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھنے لگتے ہیں تو وہ مؤمن نہیں رہتا۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا:

عن ابی هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بإِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ[10]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور اس کے اوپر چھتری کی مانند ہو جاتا ہے۔ پس جب وہ اپنی بدکاری سے نکل آتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس آجاتا ہے۔"

درج بالا احادیث کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ زنا، اسلام کے نزدیک اس قدر ناپسندہ فعل ہے کہ یہ مومن کو ایمان بوقتِ ارتکاب ایمان کی دولت سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ لہٰذا متعدد قرآنی آیات واحادیث میں اس فعل کی شدید مذمت وارد ہوئی ہے۔ اور اس فعل کو ایک شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زنا کے درج ذیل مفاسد سامنے آتے ہیں۔

أ. مفاسد زنا

اسلامی تعلیمات کے مطابق زنا کے مفاسد سے مراد وہ بھیانک نتائج ہیں جن کا سامنا زنا کے مرتکب افراد اور اس معاشرے کو کرنا پڑتا ہے جہاں زنا کی کھلے عام کثرت ہو۔ ایک مضبوط خاندان کسی بھی کامیاب معاشرے کی بنیاد ہے۔ اور خاندان کی مضبوطی کا انحصار میاں بیوی کے مضبوط تعلق پر قائم ہوتا ہے۔ اور اسی تعلق کی برکت سے آنے والی نسلیں پھلتی پھولتی ہیں لیکن اگر معاشرے میں زناکاری کا دور دورہ ہو جائے گا تو زانی عورتیں یا تو بچے پیدا ہی نہیں کریں گی یا اگر پیدا کر لیں گی تو ان کی تعلیم و تربیت میں کسی قسم کی دلچسپی نہیں لیں گی۔ نتیجے کے طور پر بیمار ذہنیت کے افراد پروان چڑھیں گے جو اپنے وجود سے ہی شرمندہ ہوں گے، یہ چیز انقطاع نسل کا سبب بنے گی۔

- عورتیں خاندانی حدود و قیود سے نکل کر دوستیاں اور زناکاری کی مشق کریں گی تو معاشرے میں عزت و وقار ہمیشہ کے لیے کھو دیں گی۔ یہاں تک کہ وہ دوست یا فرد جس کے ساتھ وہ اس سنگین فعل میں ملوث ہوتی ہیں وہ بھی ان کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ مفت کا مال سمجھ کر استعمال کرتا ہے اور دل بھر جانے پر اپنی زندگی سے نکال باہر کرتا ہے۔ پھر ایسی عورتیں دوسرے تمام بدظن اور بد فطرت افراد کے لیے نوالہ تربن کر رہ جاتی ہیں۔
- جب کسی معاشرے میں زنا عام ہو جائے تو پھر وہاں خاندان نہیں بنتے بلکہ ایسے معاشرے کے افراد جانوروں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ جس کا جب دل چاہتا ہے کسی سے جسمانی تعلق قائم کر کے آگے بڑھ جاتا ہے۔ جو مرد عورت کی ذمہ داری نہیں اٹھانا چاہتا اس

---

9 Imam Bukhari, Sahi Bukhari, kitab Al Hadood, Baab Al Zana wa Sharb ul Khumar, Vol 03, Pg# 831, Hadith: 2776

10 Imam Abu Dawood, Sunan Abu Dawood, Vol 03, Pg# 662

کے لیے تو زناکاری ہر دلعزیز فعل ہے۔ دوسری طرف ایسی عورتیں جن کی ذمہ داری اٹھانے کو وہ تیار نہیں ہوتا وہ بھی اس مرد کی اولاد پیدا کرنے یا ان کی تربیت کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لیتیں لھذا زناوہ فعل ہے جو انسانی معاشرے کو اخلاقی پستی کیا اتھاہ گہرائیوں میں پہنچا کر چھوڑتا ہے۔

- زنا اخلاق و اعمال کی تباہی کا سبب ہے۔ اور نہ صرف اخلاق و اعمال بلکہ انسانی صحت پر بھی اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ پیسے کا بے مقصد ضیاع، بے حیائی کا فروغ، نفسانی خواہشات کی غلامی، جھوٹ، فریب، بدنیتی، ضبط نفس کی کمی اور دیگر بے شمار ذہنی و جسمانی بیماریاں وغیرہ زنا کے نمایاں نقصانات ہیں۔
- زناکاری کسی فرد کی خود غرضی کا واضح ثبوت ہے کیونکہ جو مرد کسی عورت سے صرف جسمانی تعلقات چاہتا ہے وہ کبھی بھی اپنی گھر کی عورتوں کے متعلق ایسا نہیں چاہے گا کہ کوئی اس کی بیٹی، بہن یا بیوی کی طرف بری نظر سے دیکھے۔ لیکن خود زنا کی خواہش دل میں لیتے پھرتے وقت اس کو ایک لمحے کے لیے بھی خیال نہیں آتا کہ وہ جس عورت کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا رہا ہے وہ بھی کسی کی بہن، بیٹی یا بیوی ہے۔ وہ نا صرف ایک عورت کی بلکہ ایک پورے خاندان کی عزت و ناموس کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا رہا ہے۔[11]

زنا کثرت اموات، طاعون اور کا سبب ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ : لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا ، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا۔[12]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اے مہاجروں کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی) اور اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں۔ جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔

درج بالا تمام مفاسد و مصائب کے باوجود یہ ٹھوس حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ جنسی محرک ان فطری جسمانی محرکات میں سے ہے جو اپنی تکمیل کے لیے انسان پر بہت دباؤ ڈالتے ہیں، خصوصاً جوانی کی عمر میں جبکہ انسان اپنی قوت حیات اور نشاط کے نقطہ عروج پر ہوتا ہے۔ بسا اوقات نوجوان افراد پر جنسی محرک کا دباؤ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ اس محرک کا مقابلہ کرنے اور اس پر قابو پانے کے سلسلے میں جو شدید نفسیاتی کشمکش پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ سے انسان سخت گھبراہٹ، بے کلی اور نفسیاتی پیچیدگیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس نفسیاتی کشمکش سے رہائی کا بہترین ذریعہ ازدواجی تعلق ہے۔ جسے سٹین برگ نے اپنے نظریہ میں Agreement کا نام دیا ہے۔ سٹین برگ کے مطابق محبت کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب دو افراد کے درمیان ایک مضبوط قانونی رشتہ قائم ہو جائے۔ اس طرح جو تعلق قائم ہوتا ہے وہ مستقل مزاجی، اعتماد، وفاداری، نیک نیتی اور ہر قسم کے مشکل حالات میں ایک دوسرے کا ساتھ نبھانے جیسی صفات کا حامل ہوتا ہے۔ ایسے پاکیزہ ازدواجی تعلق کے لیے دین اسلام میں نکاح کی اصطلاح رائج ہے۔ اور زنا کی بدولت پیدا ہونے والی تمام برائیوں اور معاشرے پر پڑنے والے برے اثرات کی وجہ سے جلد نکاح کرنے کی ترغیب دی

---

11 Zafeer ul Deen, Islam Ka Nizam e Effat o Esmat (Lahore, Daar ul Undlas leak), Pg# 72
12 Ebn e Maja, Muhammad Bin Yazeed, Sunan Ebn e Maja (Daar ul Ahya Alkutab Aloomia), Vol 02, Pg# 1332,1333, Hadith:4019

ہے کیونکہ نکاح کی بدولت حلال طریقے سے جنسی خواہش پوری ہو جاتی ہے اور جنسی خواہش پوری ہونے سے انسان بدنگاہی سے بچ سکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت کردہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے لڑکیوں کے باپوں کو اس بات کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ[13]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تمہیں کوئی ایسا شخص شادی کا پیغام دے، جس کی دین داری اور اخلاق سے تمہیں اطمینان ہو تو اس سے شادی کر دو۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم برپا ہو گا۔

نکاح عفت و عصمت کی حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نکاح کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ[14]

اور تم میں جو مرد وعورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر کر دو، اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا، اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔

آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امین احسن اصلاحی صاحب فرماتے ہیں:

آیت مبارکہ میں تمام مرد وعورت کی شادی کر دینے کا حکم ہے جن کو شادی کی ضرورت ہو اور اس کی ذمہ داری ولی یا قوم کو دی تاکہ انہیں اس کی اہمیت کا احساس ہو اور وہ ان نقصانات سے بھی بچ سکیں جو شادی نہ ہونے کی صورت میں اور زنا کی لت میں اضافے کی بدولت بحیثیت قوم انہیں بھگتنا پڑیں گے۔

4. اسلام اور سہ رخی نظریہ کا تقابل

اگر ہم محبت کے سہ رخی نظریہ کی تفصیلات کو دیکھیں تو سٹین برگ کے مطابق محبت کے تین اجزاء Intimacy, Passion, commitment جب مختلف طریقوں سے اکٹھے ہوتے ہیں تو محبت کی سات قسمیں وجود میں آتی ہیں۔

أ. دوستی (Friendship):

سٹین برگ کے مطابق یہ صرف دوستی پر مشتمل ہے۔ مگر اسلام کی تعلیمات کے مطابق یہ دوستی اور محبت اگر اخلاقی حدود اور نیک مقاصد کے تحت ایک ہی جنس کے افراد آپس میں کریں تو اسلام کی رو سے مستحسن ہے۔ اسلام نے اس دوستی کے حدود مقرر کر دیے ہیں جن کی کچھ تفصیل اسی مقالے میں گزر چکی ہے۔

ب. فریفتگی (Infatuated Love)

سٹین برگ کے نزدیک یہ صرف جذبہ شہوت کی تسکین پر مشتمل تعلق ہے لیکن اس تعلق کے لیے اسلام میں زنا کی اصطلاح رائج ہے۔ جو کہ بالکل ناجائز اور حرام ہے۔ اور یہ اتنا سنگین جرم ہے کہ زانی مرد وعورت کے لیے سو کوڑوں یا رجم کی سزا مقرر کی گئی ہے۔

---

13 Tirmidi, Muhammad Bin Eisa, Al Jami Al Kabeer (Daar ul Arab, 1996), Vol 02, Pg# 380,381, Hadith:1084

14 Al-Quran, Surat Un Noor, 24:32

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ [15]

زانیہ عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو۔ اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔

مولانا مودودیؒ آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس فعل کا اخلاقاً برا ہونا یا مذہباً گناہ ہونا یا معاشرتی حیثیت سے معیوب اور قابل اعتراض ہونا، ایک ایسی چیز قدیم ترین زمانے سے آج تک تمام انسانی معاشرے متفق رہے ہیں۔۔۔ اس عالمگیر اتفاق رائے کی وجہ یہ ہے کہ انسانی فطرت خود زنا کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے۔ نوع انسانی کا بقاء اور انسانی تمدن کا قیام، دونوں اس بات پر منحصر ہیں کہ عورت اور مرد محض لطف اور لذت کے لیے ملنے اور پھر الگ ہو جانے میں آزاد نہ ہوں، بلکہ ہر جوڑے کا باہمی تعلق ایک ایسے مستقل اور پائیدار عہد وفا پر استوار ہو جو معاشرے میں معلوم و معروف بھی ہو اور جسے معاشرے کی ضمانت بھی حاصل ہو۔ اس کے بغیر انسانی نسل ایک دن کے لیے بھی نہیں چل سکتی، کیونکہ انسان کا بچہ اپنی زندگی اور اپنے انسانی نشوونما کے لیے کئی برس کی دردمندانہ نگہداشت اور تربیت کا محتاج ہوتا ہے اور تنہا عورت اس بار کو اٹھانے کے لیے کبھی تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ مرد اس کا ساتھ نہ دے جو اس بچے کے وجود میں آنے کا سبب بنا ہو۔ اسی طرح اس معاہدے کے بغیر انسانی تمدن بھی برقرار نہیں رہ سکتا، کیونکہ تمدن کی تو پیدائش ہی ایک مرد اور ایک عورت کے مل کر رہنے، ایک گھر اور ایک خاندان وجود میں لانے، اور پھر خاندانوں کے درمیان رشتے اور رابطے پیدا ہونے سے ہوئی ہے۔ اگر عورت اور مرد گھر اور خاندان کی تخلیق سے قطع نظر کر کے محض لطف و لذت کے لیے آزادانہ ملنے لگیں تو سارے انسان بکھر کر رہ جائیں، اجتماعی زندگی کی جڑ کٹ جائے۔ اور وہ بنیاد ہی باقی نہ رہے جس پر تہذیب و تمدن کی یہ عمارت اٹھی ہے۔ [16]

ج. کھوکھلی محبت (Empty Love)

سٹین برگ کے نظریے کے مطابق ایسا تعلق جو شادی سے بنتا ہے، جس میں فریقین کے مابین دوستی اور محبت کے جذبات مفقود ہوتے ہیں۔ لیکن اسلام کی رو سے صرف نکاح بھی بالکل جائز اور پسندیدہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، مِنِ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرَتْ، جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، «فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ، يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ»، [17]

---

15 Al-Quran, Surat un Noor, 24:02
16 Modudi, Abu Alaala, Tafheem ul Quran (H. Farooq Associates Limited Lahore, 1983), Vol 03, Pg# 38
17 Imam Muslim, Sahi Muslim (Daar ul Islam, 1434h), Vol 03, Pg# 123

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے کوئی عورت نہیں دیکھی جو مجھے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہو کہ میں اس کے پیکر میں ہوں (اس جیسی بن جاؤں) ایک ایسی خاتون کی نسبت جن میں کچھ گرم مزاجی (بھی) تھی، کہا: جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کے ساتھ اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو دن دیتے، ایک ان کا دن اور ایک حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دن۔

حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح کا مقصد صرف جنسی ضرورت کو ہی پورا کرنا نہیں بلکہ یہ عورت کو معاشرتی تحفظ اور خاندانی وقار سے بھی ہمکنار کرتا ہے۔ اسی لیے جب حضرت سودہؓ کو خدشہ ہوا کہ چونکہ وہ عمر رسیدگی کے باعث جنسی تعلق کے قابل نہ رہیں اس لیے کہیں نبی کریم ﷺ انہیں طلاق نہ دے دیں اور وہ ازواجِ مطہرات کے درجہ سے محروم نہ ہو جائیں، لہٰذا آپ ﷺ کے نکاح میں رہنے کے لیے انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو تفویض فرمادی۔ اس کے علاوہ دو اجنبی افراد جب ایک پاکیزہ بندھن میں بندھ کر ایک ساتھ زندگی گزارتے ہیں تو وقت کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کی اچھی عادات اور خوبیوں سے متاثر ہوتے ہیں تو دوستی اور محبت کے جذبات بھی ان کے تعلق میں پیدا ہو ہی جاتے ہیں۔ مزید براں انکے دلوں میں محبت پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہوتی ہے۔

عنِ ابنِ عَبّاسٍ، قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم :لَمْ يُرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلُ النِّكَاحِ[18]

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح یافتہ جیسے دو محبت کرنے والے کہیں نظر نہیں آتے۔

یعنی نکاح کی برکت سے اللہ تعالیٰ دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت کے جذبات پیدا فرمادیتے ہیں۔ اور اس پاکیزہ اور قانونی تعلق کی بدولت ذہنی آسودگی کے ساتھ ساتھ، دوستی اور قربت کا تعلق خود بخود پروان چڑھنے لگتا ہے۔ یہ قانونی تعلق نا صرف دو افراد بلکہ پورے خاندان حتیٰ کہ پورے معاشرے پر بڑے خوشگوار اثرات مرتب کرتا ہے۔

د. رومانوی محبت (Romantic Love)

سٹین برگ کے مطابق یہ دوستی اور پھر محبت کا تعلق ہے یعنی دوستی کا اس حد تک بڑھ جانا کہ جسمانی تعلق بھی قائم ہو جائے لیکن شادی کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ محبت کا یہ تعلق بھی دین اسلام کی رو سے بالکل ناجائز اور حرام ہے اور زنا کے زمرے میں آتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ أَصَابَ مِنَ الزِّنَا لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنُ زِنَاهَا النَّظَرُ وَالْيَدُ زِنَاهَا اللَّمْسُ وَالنَّفْسُ تَهْوَى وَتُحَدِّثُ وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ[19]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بنی آدم کسی قدر لا محالہ زنا کا ارتکاب کرتا ہے۔ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، ہاتھ کا زنا چھونا ہے، دل کا زنا مائل ہونا اور سوچنا ہے، اور اس زنا کی تصدیق یا تکذیب شرمگاہ کرتی ہے۔

---

18 Albani, Muhammad Nasir ul Deen, Silsilt ul Sahiha, Translated By Abdul Hameed Sindhi (Fazli Sons Private Limited), Pg# 457, Hadith:1970

19 Albani, Muhammad Nasir ul Deen, Silsilt ul Sahiha, Pg# 755, Hadith:3175

ہ. بے بنیاد محبت (Fatuous Love)

سٹین برگ کی تحقیق کے مطابق اس محبت میں شہوت بھی ہوتی ہے اور معاہدہ بھی لیکن قربت نہیں ہوتی۔ جبکہ اسلام معاہدے سے پہلے کسی بھی قسم کے جسمانی تعلق کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ اور اس کے برعکس شادی کے بعد فریقین میں پروان چڑھنے والی محبت اسلام میں عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔

و. رفیقانہ محبت (Companionate Love)

سٹین برگ اس قسم کو دوستی کے بعد شادی کرنے سے تعبیر کرتا ہے۔ یعنی دو افراد میں دوستی اس حد تک گہری ہو جائے کہ وہ سمجھ لیں کی دوستی کی طرح ازدواجی زندگی بھی کامیاب گزرے گی۔ اس نظریے کی یہ قسم اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ[20]

آج تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے، اور محفوظ عورتیں بھی تمہارے لیے حلال ہیں خواہ وہ اہل ایمان کے گروہ سے ہوں یا ان قوموں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی بشر طیکہ تم ان کے مہر ادا کر کے نکاح میں ان کے محافظ بنو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو۔ اور جو کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا تو اس کا سارا کارنامہ زندگی ضائع ہو جائے گا اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہو گا۔

مولانا ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی، اپنی تفسیر روح القرآن میں آیت بالا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یعنی مسلمان عورتوں اور کتابیات سے نکاح کی دو شرطیں ہیں اور یہ دونوں شرطیں بیک وقت مطلوب ہیں۔ ایک یہ کہ نکاح مال یعنی مہر کے ساتھ ہو اور دوسری یہ کہ اس نکاح سے مقصود عورت کو اپنی حمایت و حفاظت میں لینا ہے نہ کہ وقتی طور پر شہوت رانی کر کے محض ہیجان نفس کو تسکین دینا۔ مقصود یہ ہے کہ نکاح کے معاملے کو ایک سنجیدہ معاہدے کی حیثیت حاصل ہو جائے اس کو لڑکوں کا کھیل نہ بنایا جا سکے۔[21]

مزید فرماتے ہیں:

نکاح جس طرح معاشرے کو اخلاقی قلعوں میں محصور کرتا ہے اور وہ تمام برائیاں جو عفت و عصمت کے دامن کو تار تار کرتی ہیں ان کے راستوں پر پہرے بٹھا کر مرد و عورت کے تطہیر عمل کا سامان کرتا ہے وہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ بدکاریوں کا ہر راستہ بند کر دیا جائے اور چھپی آشنائیاں چاہے وہ مخلوط اجتماع کے نتیجے میں ہوں یا نوجوان بچیوں کے نوجوان لڑکوں سے پڑھنے کے

20 Al-Quran, Surat ul Maeeda, 05:05
21 Sadeeqi, Muhammad Aslam, Rooh ul Quran (Muhammad Nadeem Printing Press Lahore, 2010), Vol 03, Pg# 38

نتیجے میں ہوں جسے ٹیوشن کی شکل دے کر اس خطرناک برائی کو گویا سند جواز دے دی جائے اس کا راستہ بند کرنا بھی ضروری ہے۔[22]

ز۔ کامل محبت (Consummate Love)

سٹین برگ اس محبت کو محبت کے تینوں اجزاء پر مشتمل قرار دیتا ہے۔ یہ قسم محبت کے اجزاء کی ترتیب بدل دینے سے مکمل طور پر اسلام سے ہم آہنگ ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ سابقہ بحث میں راقم نے معاہدے کے بغیر اس نظریے کے پہلے دونوں اجزاء میں ملوث ہونے کو اسلام کے احکامات کے خلاف قرار دیتے ہوئے اس پر دلائل پیش کیے ہیں۔ لھذا اگر اس نظریے میں بیان کردہ محبت کے اجزاء کو معاہدے پھر قربت اور پھر شہوت کی ترتیب دی جائے تو اسلام کی روسے یہ بالکل جائز شکل ہو گی۔

اس جزء کے ایک اور پہلو پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ محبت کی تکمیل کو برقرار رکھنے کے لیے تینوں اجزاء کی بیک وقت اور مسلسل موجودگی ضروری ہے، جیسے ہی کسی ایک جزء کی کمی ہو گی یہ محبت ختم بھی ہو سکتی ہے اور معاہدہ ٹوٹنے کی نوبت آسکتی ہے۔ حالانکہ جذبات واحساسات کا مستقل ایک ہی حالت میں رہنا انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ انسان جذبات واحساسات کی مختلف کیفیتوں سے گزرتا رہتا ہے۔ وہ اگرچہ محفلوں کا شوقین ہو وہ کبھی کبھی تنہائی بھی چاہتا ہے۔ اگر خوش وخرم رہنا اس کا مزاج ہے تو بارہا غم کی کیفیت اور اداسی بھی اس پر طاری ہوتی ہے۔ وہ جس سے محبت کرتا ہے اور ہر وقت اس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو بعض اوقات اس سے بیزاریت بھی محسوس کرتا ہے، لڑائی جھگڑے بھی کر لیتا ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ میاں بیوی کے مابین کامل محبت کا تعلق ہی ختم ہو گیا۔

اسلام نے انسانی رشتوں کے بارے میں جو حقوق وفرائض وضع کیے ہیں اس کی نظیر دنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ میاں بیوی کے ایک دوسرے کے حقوق کے سلسلہ میں بھی دین اسلام نے ایک ضابطہ ترتیب دیا ہے جس کی روشنی میں میاں بیوی کے مابین پیار ومحبت کی فضا برقرار رہتی ہے اور اسلامی اصول وضوابط ان کے درمیان ذہنی ہم آہنگی کو مضبوط تر کرنے کا باعث ہیں۔ اسی لیے اسلام شادی سے پہلے ایک نظر دیکھنے کی بھی اجازت دیتا ہے تاکہ شکل وصورت یا کسی جسمانی عیب کی وجہ سے علیحدگی کی نوبت نہ آئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا»[23]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا، آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بتایا کہ اس نے انصار کی ایک عورت سے نکاح (طے) کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے"۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ ، قَالَ: فَخَطَبْتُ جَارِيَةً، فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا.[24]

---

22 Sadeeqi, Muhammad Aslam, Rooh ul Quran, Vol 03, Pg# 39
23 Imam Muslim, Sahi Muslim, Vol 03, Pg#58, Hadth:3485
24 Abu Dawood, Al Imam, Al Sunan, Vol 02, Pg#594, Hadith:2082

"حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے، تو ہو سکے تو وہ اس چیز کو دیکھ لے جو اسے اس سے نکاح کی طرف راغب کر رہی ہے (قد و قامت اور حسن و جمال وغیرہ)۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایک لڑکی کو پیغام دیا تو میں اسے چھپ چھپ کر دیکھتا تھا یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھ لیا جس سے مجھے اس کے ساتھ نکاح کی رغبت ہوئی، چنانچہ میں نے اس سے شادی کر لی۔"

مولانا عمر فاروق سعیدی اپنی شرح ابو داؤد میں لکھتے ہیں کہ

"یہ دیکھنا مستحب ہے اور اس سے مراد اتفاقاً اچٹتی نظر سے دیکھنا ہے جیسا کہ حضرت جابرؓ نے اپنے متعلق بیان کیا ہے۔ مگر برا ہو تہذیب نو کا کہ اس بہانے دونوں نوجوان لڑکے لڑکی کا اکیلے اکیلے ملاقاتیں کرنا، سیروں کے لیے نکلنا اور خریداریاں کرنا اور نا معلوم کیا کچھ ہوتا ہے۔ شریعت ان کی قطعاً روادار نہیں ہے۔ قبل از نکاح اس طرح کی کھلی میل ملاقاتیں حرام ہیں۔ اور یہ دیکھنا بھی نسبت پختہ کرنے سے پہلے ہی زیادہ مفید ہے۔ جب تک عقد نہیں ہو جاتا، منگیتر ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہی ہوتے ہیں۔"[25]

لیکن اگر ان کے درمیان کوئی اضافی مسئلہ درپیش آجائے جو تعلق کی کمزوری یا ٹوٹنے کا باعث بن سکتا ہو تو ایسی صورت حال میں بھی اسلام انہیں ان کی مرضی پر نہیں چھوڑ دیتا بلکہ اسلامی تعلیمات ان کے مابین پنپنے والے مختلف مسائل کا حل بہت خوبصورتی سے بیان کرتی ہیں۔ ارشادِ نبوی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ»[26]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض نہ رکھے۔ اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو دوسری پسند ہو گی۔"

اسی طرح اگر بیوی کی طرف سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے تو جو شرم و حیا کے دائرے سے باہر ہو اور شوہر کے لیے ناقابل برداشت ہو تب بھی علیحدگی اختیار کرنے کے بجائے اسے عورت کو سزا دینے کا اختیار دیا اور اگر وہ اپنی اصلاح کر لے تو تعلق توڑنے کے بجائے بحال رکھنے کی تلقین فرمائی۔

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا[27]

25 Abu Dawood, Al Imam, Al Sunan, Vol 02, Pg#595
26 Imam Muslim, Sahi Muslim, Vol 03, Pg#131, Hadth:3645
27 Al-Quran, Surat un Nissa, 04:34

مرد عورتوں پر قوام ہیں، اس بنا پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور
اس بنا پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں پس جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور
مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں، اور جن عورتوں
سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ، خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو، پھر اگر وہ
تمہاری مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لیے بہانے تلاش نہ کرو، یقین رکھو کہ اوپر
اللہ موجود ہے جو بڑا اور بالا تر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ودیعت کردہ نعمتوں میں سے سب سے عظیم نعمت جذبہ محبت ہے۔ شریعت سے تعلق کی اساس بھی محبت ہے۔ رسول اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کا تعلق بھی محبت سے ہے۔ اسی محبت کی بدولت آپ کے ہر حکم کی تعمیل آسان اور جہاں کسی کام سے آپ نے روک دیا تو اسی محبت کی بدولت رک جانا آسان ہے۔ انسان میں جذبہ محبت کے مثبت اور منفی پہلوؤں کی نشاندہی کرتے ہوئے قرآن پاک نے بتا دیا کہ انسان کو اس نعمت سے اس لیے سرفراز نہیں کیا گیا کہ وہ اسے صرف اپنی ذات واحد کے لیے سمجھے، بلکہ اس لیے ہے کہ انسان حد اعتدال سے نا بڑھے۔ اپنے فائدوں کے ساتھ، اپنی ذات سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں سے بھی محبت و الفت کے تعلقات قائم رکھے۔28

5. جنسی محرک پر قابو رکھنے کے ذرائع

اسلام نے فحاشی کے ذرائع کا سد باب کرنے کے لیے ایسے احکامات نازل کیے کہ جن پر عمل پیرا ہو کر نفسانی خواہشات کے تباہ کن اثرات سے بچا جا سکتا ہے۔ جنسی محرک پر قابو پانے کے لیے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ انسان عورت کے جسم کے ان حصوں کو نا دیکھے جو جنسی خواہش کو بھڑکاتے ہیں۔ آج کا دور چونکہ سوشل میڈیا کا دور ہے اور کیبل، انٹرنیٹ، موبائل کے ذریعے فحش اور جنسی جذبات کو بھڑکانے والی گندی ویڈیوز، فلمیں اور موسیقی عام کی جا رہی ہے۔ اور بچوں تک کو ان چیزوں تک رسائی حاصل ہو چکی ہے تو ان سے بچنے اور ان کو دیکھنے سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ 29

اے نبی ﷺ مؤمن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت
کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔

اسی طرح عورتوں کو نامحرم افراد سے پردہ کرنے اور ان کے سامنے اپنی زیب و زینت کے اظہار سے منع کیا۔ سورہ احزاب میں مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ محرم رشتہ داروں کے علاوہ کسی کے سامنے اپنی زیب و زینت ظاہر نہیں کر سکتیں لہٰذا وہ دور جاہلیت کی طرح گھر سے باہر اپنی زیب و زینت کا اظہار بھی نہیں کر سکتیں اور اگر ضرورتاً جانا پڑے تو بڑی چادر اوڑھ کر ہی جا سکتی ہیں اور ان کو ایسے کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا ہے جن سے ان کا جسم جھلکے یا جسمانی نشیب و فراز نمایاں ہو۔ اور ان کو خوشبو لگا کر گھروں سے باہر نکلنے سے بھی منع فرمایا ہے تاکہ مرد اس خوشبو کی بدولت ان کی طرف متوجہ نہ ہوں۔

28 Najati, Muhammad Othman, Al Quran Aur Elm ul Nafas, Translated By Muhammad Masood Abdah (Tareef Printers Lahore), Pg# 116
29 Al-Quran, Sura Al-Noor, 24:30

پھر سورہ نور میں مزید ایسے بہت سے احکامات دیے گئے جو فحاشی کے سد باب کا ذریعہ تھے۔ اور ہدایت کی کہ معاشرہ میں جو لوگ مجرد ہیں خواہ وہ عورتیں ہوں یا ایسے مرد ہوں جن کی بیویاں فوت ہو چکی ہو سب کے نکاح کر دیے جائیں، نیز نکاح کے سلسلہ میں انہیں تمام ممکنہ سہولتیں دی گئیں۔ اس کے باوجود بھی جو لوگ مہر کی رقم یا بیوی کے نان نفقہ کی بھی طاقت نہیں رکھتے تھے انہیں پاک دامن رہنے اور روزہ رکھنے کی ہدایات دہ گئیں کیونکہ دین اسلام نے جہاں نفسیاتی الجھنوں اور کشمکش سے بچنے کے لیے انسان کو جلد از جلد شادی کرنے کی ترغیب دی وہاں اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کیا کہ بہت سے نوجوان اقتصادی اور سماجی اسباب کی بدولت جلدی شادی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لہذا ان کی رہنمائی کے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے نوجوانو! تم میں جو بھی شادی کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے، یہ نگاہ کو زیادہ جھکانے والی اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہے۔ اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے کو لازم کر لے، یہ اس کے لیے خواہش کو قابو میں کرنے کا ذریعہ ہے"[30]

جنسی محرک کو قابو میں کرنے کی ایک بہترین تدبیر ورزشی کھیل ہے جس میں انسان کی بڑی طاقت خرچ ہونے کی وجہ سے جنسی محرک کمزور پڑ جاتا ہے۔ ایک اور طریقہ مختلف ادبی اور فنی کام اور مختلف سماجی سرگرمیاں ہیں جن میں انسان کی توانائی صرف ہوتی ہے اور مصروف رہنے کی وجہ سے جنسی خواہش کا دباؤ کمزور پڑ جاتا ہے۔[31]

دین اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں ہم دیکھیں تو محبت کی اقسام صرف دوستی، شہوت اور شادی کے گرد نہیں گھومتیں بلکہ محبت کی جو شکلیں سامنے آتی ہیں ان میں سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول کی محبت، پھر انسان کی خود اپنی ذات سے محبت، اللہ کی مخلوق سے محبت، والدین، اولاد، بہن بھائیوں، دوست احباب اور رشتہ داروں سے محبت کی طرح میاں بیوی کی محبت بھی محبت کا ایک جزو ہے۔ اگرچہ نوع انسانی کی بقاء وارتقاء کے لیے محرک جنسی کو ایک بنیادی مقام حاصل ہے کیونکہ اسی کے نتیجہ میں خاندان، برادریاں، معاشرے آباد ہوتے ہیں، آبادیاں بڑھتی ہیں، قبائل متعارف ہوتے ہیں، زمانہ حال اور مستقبل آگے بڑھتا ہے اور زندگی کا نظام چلتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ[32]

"اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے، یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے"۔

اس آیت کریمہ میں جہاں اللہ نے نوع انسانی کی بقاء وارتقاء کے مراحل کا ذکر فرمایا وہیں جنسی محرک کے عمل، مراحل اور اس کی تکمیل کا بنیادی مقصد کی بھی بیان فرمایا اور وہ ہے اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا اور تقویٰ کی صفت اختیار کرنا، یہی انسان کے شرف واحترام کی سند ہے اور انہی اوصاف کے حامل معاشروں میں پاکیزگی اور خیر و بھلائی کا دور دورہ ممکن ہے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

30 Abu Dawood, Al Imam, Al Sunan, Vol 03, Hadith:3398
31 Najati, Muhammad Othman,Hadith Aur Elm ul Nafas, Translated By Faheem Akhter Nadwi, Pg# 52,53
32 Al-Quran, Surat ul Hujraat, 49:13